رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
لاہور ۔ پاکستان
یوم جمعہ

شرح چندہ

سالانہ	۲۱ روپے
ششماہی	۱۱ "
سہ ماہی	۶ "
ماہوار	۲½ "

قیمت فی پرچہ
ڈیڑھ آنہ

جلد ۲ | ۱۸ احسان ۱۳۲۷ ھش | ۹ شعبان ۱۳۶۷ ھ | ۱۸ جون ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۳۷

ہندوستان کے سرکردہ مسلمانوں کا برقیہ نظامِ دکن کے نام!

نئی دہلی ۱۷ جون ۔ تین دن ہوئے کہ نو سرکردہ مسلمانوں نے جن میں سر سلطان احمد حسین امام اور نواب اسمٰعیل خاں شامل ہیں ۔ نظامِ دکن کو ایک تار ارسال کیا تھا اور نظام سے درخواست کی تھی ۔ کہ ہمیں ملاقات کا موقع دیجئے ۔ تاہم انڈو حیدر آباد تعلقات کے سلسلے میں آپ پر اپنی رائے ظاہر کر سکیں ۔ نظامِ دکن نے ابھی اس برقیہ کا کوئی جواب نہیں دیا ہے ۔

انڈین یونین حکومت نظام سے اب مزید گفت و شنید نہیں کریگی

انڈو حیدر آباد تعلقات پر ہندوستانی کابینہ میں غور و خوض

نئی دہلی ۱۷ جون ۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے آج شام ایک پریس کانفرنس میں بتایا ۔ کہ اب حکومتِ ہند حیدر آباد سے کسی مسئلہ پر مزید بات چیت نہیں کرے گی ۔ آپ نے مسترد شدہ سمجھوتہ کی بعض شرائط بھی بیان کیں ۔ ریاستوں کے محکمے کے سیکرٹری مسٹر وی ۔ پی مینن کے متعلق خبر ملی ہے کہ وہ ڈیرہ دون روانہ ہو رہے ہیں ۔ اور وہاں سردار پٹیل سے حیدر آباد کے متعلق مشورہ کریں گے ۔ آج تیسرے پہر ہندوستانی کابینہ کا ڈیڑھ گھنٹہ تک اجلاس ہوتا رہا ۔ جس میں حیدر آباد کے مسئلہ پر غور کیا گیا ۔ سر مانکٹن جو کل رات ایک بجے واپس حیدر آباد تشریف لے گئے تھے ۔ آج شام یا کل صبح تک دہلی واپس پہنچ جائیں گے ۔ (قوم)

امریکی نمائندے کو کشمیر کمیشن کا عارضی صدر چن لیا گیا

ہر ممبر باری باری صدارت کے فرائض انجام دیگا؟

جنیوا ۔ ۱۷ جون ۔ کل شام کشمیر کمیشن کا پھر اجلاس ہوا ۔ یہ اجلاس اس اعتبار سے کمیشن کا پہلا اجلاس تھا کہ اس میں تمام ممبران نے شرکت کی ۔ امریکی نمائندے جی ۔ کے ہڈل کو کمیشن کا عارضی صدر منتخب کیا گیا ۔ آپ کا نام کولمبیا کے نمائندے نے پیش کیا ، اور بلجیئم ممبر نے تائید کی ۔ یہ تجویز بھی کی گئی ۔ کہ ہر ممبر باری باری صدارت کے فرائض انجام دے ۔ اور یہ کہ ہر صدر پندرہ پندرہ دن کام کرے ۔ اس تجویز پر رائے شماری اس لئے ملتوی کر دی گئی ۔ کہ کارروائی کے اصل ضابطہ کا فیصلہ ابھی ہونا باقی ہے ۔ آج کے اجلاس میں کمیشن کے فرائض کی سرانجام دہی کے لئے طریقِ کار کی تعیین پر غور کیا گیا ۔

پاکستانی طلبہ کیلئے فرانسیسی وظائف

ماہِ ستمبر میں طلبہ فرانس روانہ ہو جائینگے

کراچی ۱۷ جون ۔ فرانس کی حکومت نے پاکستان کے طلبہ کو تین تعلیمی وظیفے دینے کا فیصلہ کیا ہے ۔ ہر ایک وظیفہ ڈیڑھ سو روپے ماہوار کا ہوگا ۔ ان طلبہ کو فرانس کی یونیورسٹیوں میں تعلیم دی جائیگی ۔ حکومتِ پاکستان ہر منتخب شدہ طالب علم کو اتنی ہی رقم اپنے پاس سے دیگی ۔ عنقریب مضامین کے انتخاب کے بارے میں اعلان کیا جائیگا ۔ اور طلبہ سے درخواستیں طلب کی جائیں گی ۔ اُمید کی جاتی ہے کہ منتخب شدہ طالب علم ستمبر کے مہینے میں فرانس روانہ ہو جائیں گے ۔

قائدِ اعظم زیارت تشریف لے گئے

کوئٹہ ۱۷ جون ۔ قائدِ اعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان آج صبح کوئٹہ سے زیارت تشریف لے گئے ۔ محترمہ فاطمہ جناح قائدِ اعظم کے ہمراہ ہیں ۔

ضلع مراد آباد میں فرقہ وارانہ فساد!

آٹھ اشخاص مارے گئے

مراد آباد ۔ ۱۷ جون ۔ آج ضلع مراد آباد کی تحصیل سنبھل میں فرقہ وارانہ فساد پھر بھڑک اٹھا ۔ جس کے نتیجے میں آٹھ اشخاص مارے گئے ۔ فساد زدہ علاقے میں پولیس متعین کر دی گئی ہے ۔ یو پی کے وزیر اعظم نے ایک بیان میں کہا ہے کہ مختلف مقامات میں راشٹریہ سیوک سنگھ کے کارکن اپنی امن شکن سرگرمیوں کو پھر تیز کر رہے ہیں ۔ حکومت ان کی کڑی نگرانی کر رہی ہے ۔ اور ان کے خلاف مناسب اقدامات کئے جا رہے ہیں ۔

عرب اور یہودی صلح کانفرنس میں شرکت کرنے پر راضی ہوگئے

قاہرہ ۔ ۱۷ جون ۔ اتحادی ثالث کاؤنٹ برناڈوٹ نے اعلان کیا ہے کہ عرب اور یہودیوں نے جزیرہ روڈز میں منعقد ہونے والی صلح کانفرنس میں شریک ہونا منظور کر لیا ہے ۔ آپ قاہرہ میں عرب لیڈروں سے بات چیت مکمل کر چکے ہیں ۔ اور اب یہودی نمائندوں سے گفت و شنید کرنے کے لئے تل ابیب تشریف لے جا رہے ہیں ۔ عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عزام پاشا نے بتایا ہے کہ اتحادی ثالث پر یہ امر اچھی طرح واضح کر دیا گیا ہے کہ مستقل صلح صرف اور صرف اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ جب تقسیم فلسطین کی تجاویز اور یہودی حکومت کے قیام کو کالعدم قرار دیا جائے ۔

امریکہ کی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ مصر اور شام کی حکومت نے ارضِ مقدس کے ساحلوں کی جو ناکہ بندی کی ہے ۔ امریکہ اُسے تسلیم نہیں کرتا ۔ اس سے قبل امریکہ نے اس ناکہ بندی کے خلاف ہر دو حکومتوں سے احتجاج کیا تھا ۔ جسے ان حکومتوں نے ناقابلِ اعتنا سمجھتے ہوئے نظر انداز کر دیا تھا ۔ اتحادی ثالث کو خاطر خواہ امداد دینے کے لئے عرب لیگ نے چند عرب مبصر جزیرہ روڈز بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ ان میں خاص فلسطین کے دو عرب نمائندے بھی شامل ہوں گے ۔

آزاد فوجوں کا کامیاب حملہ

تراڑ کھل ۱۷ جون ۔ آزاد کشمیر ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ پونچھ کے علاقے میں ہندوستانی فوج دریا عبور کر کے آزاد علاقے میں حملہ کرنا چاہتی تھی آزاد فوجوں نے جا لیا ۔ اور شدید مزاحمت کر کے نہ صرف ان کو دریا پار کرنے نہیں دیا ۔ بلکہ ایک اور مقام پر خود دریا عبور کر کے دشمن پر پیچھے سے حملہ کر دیا ۔ اور اس طرح اُسے سخت نقصان پہنچایا ۔

ٹیکنیکل تعلیم کی توسیع کیلئے کمیٹی کا قیام

لاہور ۱۷ جون ۔ حکومتِ پاکستان نے ٹیکنیکل تعلیم کی ترقی کی سکیم تیار کرنے کے لئے جو کمیٹی قائم کی تھی ۔ اس کے ممبران عنقریب ہوائی جہاز کے ذریعے ڈھاکہ روانہ ہو جائینگے ڈھاکہ پہنچکر یہ لوگ مشرقی بنگال کی موجودہ اور مستقبل کی ضرورتوں کا مطالعہ کریں گے ۔ اس دورے میں وہ اس بات کا جائزہ بھی لیں گے ۔ کہ وہاں کس قدر ٹیکنیکل عملے کی ضرورت ہوگی ۔ اس سے پیشتر کمیٹی ایک دفعہ لاہور میں اجلاس کر چکی ہے ۔ اب اس کی دوسری نشست جولائی کے پہلے ہفتہ میں ہوگی ۔ (نامہ نگار)

۴۳ معلوم ہوا ہے کہ وہ نظام اور ان کی کابینہ کے سامنے سمجھوتے کے اُن حصوں کی وضاحت کرینگے ۔ جنہیں مختلف معانی کا لباس پہنایا جا سکتا ہے ۔

ایڈیٹر :۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۲ ۔ کلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا گیا ۔

علم کی اہمیت اور اسلام

پاکستان کے مسلمانوں کے لئے لمحہ فکریہ

...میت دنیا بھر کے مذاہب میں صرف اسلام کو ہی حاصل ہے۔ کہ اُس نے علم کی اہمیت دنیا میں قائم کی۔ اور اپنے متبعین کو ہر قسم کے مفید علوم و فنون سیکھنے کی تلقین کی۔ اسلام کی ابتداء ایسے تاریک زمانہ میں ہوئی ہے جب کہ دنیا میں مکمل طور پر جہالت کا دور دورہ تھا۔ اور لوگ علم کی اہمیت اور قدر و قیمت محسوس کرنے کی بجائے اپنی جہالت پر نہ صرف مطمئن بلکہ فخر کیا کرتے تھے۔ ہزاروں ہزار رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ اسلام کے بانی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جنہوں نے ایسے تاریک زمانہ میں علم کی اہمیت واضح کی اور مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ اطلبوا العلم ولو کان بالصین۔ یعنی مسلمانو! تمہیں علم حاصل کرنا چاہیئے۔ خواہ اس سلسلے میں تمہیں ہزاروں میل کے سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے چین تک بھی جانا پڑے۔ مسلمانوں کو چونکہ اپنے آقا و مطاع صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و عقیدت بھی اس درجہ کامل تھی۔ کہ وہ اپنی زندگی کی ہر ساعت اپنے آقا کے ارشادات کی تعمیل کے لئے وقف کر دیا کرتے تھے۔ چنانچہ علم کی اہمیت اور قدر و قیمت کے متعلق بھی جب یہ ارشاد نبوی اُن کے کانوں میں پڑا۔ تو اُنہوں نے زندگی بھر کے لئے اسے اپنے لئے مشعل راہ بنا لیا اور دیکھتے ہی دیکھتے دنیا کے تمام علوم و فنون کو اپنے اندر سمیٹ لیا۔ اور پھر انہیں اپنی خداداد صلاحیتوں سے اتنی ترقی دی۔ اور ان میں اتنے اضافے کئے۔ کہ ان کا رنگ ہی بدل گیا۔ اور سچا طور پر کہا جا سکتا ہے۔ کہ موجودہ زمانہ کے قریباً تمام علوم کی بنیاد کسی نہ کسی رنگ میں مسلمانوں کے ہی ہاتھوں سے رکھی گئی ہے۔ چنانچہ خود مغربی مستشرقین کو اعتراف ہے کہ

"ہمارے موجودہ تمدن کے ہر ایک شعبۂ عمل میں اہل عرب کے اثرات صاف طور پر نمایاں ہیں۔ قسم قسم کی مفید اور بیش بہا ایجادات جو دماغ کی حیرت انگیز قابلیت سے اس زمانہ میں کیں اور ان کا اثر جیسا یورپ پر پڑا اس سے ہمارے اس خیال کو تقویت پہنچتی ہے۔ کہ اہل عرب نے ان تمام چیزوں میں ہماری راہنمائی کی ہے۔"

(دستور میں ہسٹری آف دی ورلڈ جلد ۸ صفحہ ۲۷۴)

"عربوں کا اثر مغرب کی سرزمین پر اتنا ہی ہوا جتنا کہ مشرق میں ہوا۔ انہی کی بدولت یورپ نے تمدن حاصل کیا۔" (تمدن یورپ صفحہ ۵۱۲)

(۲)

جب دورِ انحطاط شروع ہوا تو علم سے بے رغبتی بھی تدریجاً مسلمانوں میں پیدا ہونے لگی۔ حتیٰ کہ آج قریباً تمام اسلامی ممالک تعلیم کے لحاظ سے دنیا کے پسماندہ حصے سمجھے جاتے ہیں۔ اور جب ہم یہ دعوے پیش کرتے ہیں۔ کہ موجودہ علوم کی بنیاد ہمارے ہی بزرگوں نے رکھی تھی۔ تو دنیا موجودہ مسلمانوں کی حالت دیکھتے ہوئے اس دعویٰ کو ایک خوش فہمی سے تعبیر کرتی ہے

پاکستان کی اسلامی مملکت میں بھی تعلیم سے بے رغبتی اور بے نیازی عام ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ قیام پاکستان سے پہلے تمام سرکاری مشینری اور دفاتر پر غیر مسلم چھائے ہوئے تھے۔ اور ان کے یکدم چلے جانے سے ایک ایسا خلا پیدا ہو گیا جو ابھی تک پر نہیں ہو سکا۔ مسلمانوں کی تعلیمی پستی کا ایک تازہ ثبوت امسال پنجاب یونیورسٹی کے میٹریکولیشن کے امتحان میں شامل ہونے والے امیدواروں کی تعداد سے بھی ملتا ہے۔ گذشتہ سال تقسیم سے قبل اسی یونیورسٹی سے قریباً ساٹھ ہزار طلباء میٹرک کے امتحان میں شامل ہوئے تھے۔ لیکن اس سال امیدواران کی کل تعداد صرف پندرہ ہزار ہے۔ اسی سے ایف اے اور بی اے کے امیدواروں کی تعداد کا بھی قیاس کیا جا سکتا ہے۔ گو کمی کی ایک وجہ فسادات کے ہنگامے اور وسیع پیمانے پر تبادلہ آبادی بھی ہے۔ اور یہ امید کی جا سکتی ہے۔ کہ حالات کے سدھرنے پر تعداد میں ضرور اضافہ ہو گا۔ لیکن بہرحال کسی نہ کسی حد تک اس کمی کی ذمہ داری اس پر بھی ہے۔ کہ مسلمان ابھی دیگر اقوام کی نسبت تعلیمی ترقی میں بہت پیچھے ہیں۔ اور وہ اس سبق کو فراموش کر چکے ہیں۔ جو علم سیکھنے اور سکھانے کے متعلق ہمارے آقا و سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے تیرہ سو سال قبل دیا تھا۔

(۳)

اب جب کہ پاکستان کے قیام سے مسلمانان ہند کی نشاۃ ثانیہ شروع ہوئی ہے۔ پاکستان کے ایک ایک مسلمان کا فرض ہے۔ کہ وہ بھولے ہوئے سبق کو پھر یاد کرے جس طرح پہلے ہمارے آباؤ اجداد نے علم و حکمت کے میدان میں دنیا کی قیادت کی تھی۔ اس طرح ہمیں بھی پھر دنیا کھویا ہوا مقام حاصل کرنا چاہیئے۔ اور علم کے ہر شعبہ میں اتنا کمال پیدا کرنا چاہیئے کہ پاکستان کی اسلامی مملکت علوم و فنون کا مرکز بن جائے۔ اور دنیا کے ہر حصے سے لوگ ہمارے سامنے زانوئے تلمذ طے کرنے کے لئے آئیں اور ہم سے استفادہ حاصل کر کے دنیا کو علم و حکمت کی روشنی سے منور کریں۔

(خورشید احمد)

غیر مسلموں کو امداد دینے والے احمدی توجہ کریں

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رتن باغ لاہور)

جن احمدی بھائیوں نے گذشتہ فسادات کے ایام میں یا ان کے قریب اپنے علاقہ کے بعض مظلوم غیر مسلموں کی امداد کی ہو اور ان کی جان اور مال کی حفاظت میں حصہ لیا ہو۔ وہ واقعہ کی مفصل رپورٹ لکھ کر میرے نام بھجوا دیں۔ تا کہ یہ ریکارڈ مکمل کیا جا سکے۔ دوستوں کو معلوم ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہ ہدایت تھی کہ اسلامی تعلیم کے ماتحت جو شخص بھی مظلوم ہو خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم اس کی امداد کرنی چاہیئے۔ اور ہمیں معلوم ہے کہ بہت سے دوستوں نے اپنے آپ کو خطرہ میں ڈال کر بھی اس اسلامی تعلیم کو پورا کیا ہے۔ مگر ضرورت ہے کہ یہ ریکارڈ مکمل طور پر ضبط میں آ جائے۔ تا کہ ہم غیر اسلامی دنیا کو بتا سکیں کہ جہاں مشرقی پنجاب اور دہلی وغیرہ میں مسلمانوں پر یہ مظالم ڈھائے گئے ہیں وہاں اس کے مقابل پر مسلمان غیر مسلموں کی حفاظت کرتے رہے ہیں۔ اگر کسی دوست کو یہ خیال ہو کہ وہ اس سے پہلے اطلاع دے چکے ہیں۔ تو پھر بھی وہ احتیاطاً دوبارہ لکھ دیں۔ اور جہاں تک ممکن ہو واقعہ کی پوری پوری تفصیل درج کریں۔ یعنی اپنا نام اور پتہ، مظلوم غیر مسلم کا نام اور پتہ۔ تاریخ جائے وقوع اور واقعہ کی تفصیل وغیرہ۔ جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان یہ ہدایت اپنے حلقہ میں پہنچا دیں۔ ۶/۱۷/۴۸

مجلس خدام الاحمدیہ ــــــ شعبہ خدمت خلق

امسال مجلس کے پروگرام میں شعبہ خدمت خلق کے زیر انتظام ایک نہایت اہم تجویز رکھی گئی ہے۔ کہ خدام کو فرسٹ ایڈ کا کام سکھایا جائے۔ گذشتہ فسادات نے ہمیں یہ سبق دیا ہے کہ فرسٹ ایڈ کے کام میں ہر خادم ماہر ہونا چاہیئے۔ کیونکہ بعض اوقات مصیبت اتنی اچانک اور اتنی ہمہ گیر ہوتی ہے کہ اس کے لئے ڈاکٹر کا تلاش کرنا مشکل ہوتا ہے پس مجلس عاملہ مرکزیہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہر مجلس اپنے ہاں خدام کو فرسٹ ایڈ سکھانے کا انتظام کرے۔ اور اپنے اراکین کی تعداد کا کم از کم دس فیصدی حصہ ضرور اس قابل بنا دے کہ وہ مصیبت کے وقت کام کر سکے اور زخمیوں کی جان بچا سکے۔ اس کے لئے اپنے ہاں کے کسی ڈاکٹر کے ساتھ فیصلہ کر کے اس کی مدد سے یہ کام سکھائیں۔ اس بارہ میں پندرہ جولائی ۱۹۴۸ء آخری تاریخ مقرر ہے۔ اس تاریخ تک مجالس مفصل رپورٹ بھجوائیں کہ ان کے ہاں کتنے خدام فرسٹ ایڈ سیکھ چکے ہیں۔ پھر جلدی ہی مرکز ان کے امتحان کا انتظام کر کے سندات جاری کرے گا۔

مجالس اس کے متعلق پہلی رپورٹ ارسال کریں۔ کہ اس حصہ پروگرام پر انہوں نے کہاں تک عمل کیا ہے۔ اور اس وقت کتنے خدام تربیت لے رہے ہیں۔

(مہتمم خدمت خلق خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دُعا

(از حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ)

میری بچی عزیزہ محمودہ بیگم سلمہا اللہ بیگم عزیزم مرزا منور احمد صاحب دو تین ماہ کے عرصہ سے علیل چلی آ رہی ہیں اور بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ تمام احباب جماعت سے اور خصوصاً صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور درویشانِ قادیان سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ضلع جھنگ کی جماعتوں کے لئے

چونکہ جماعت احمدیہ لگھیانہ ضلع جھنگ کے صدر مقام لگھیانہ میں ہے۔ اس لئے لازمی ہے کہ اس کا تعلق ضلع بھر کی دیگر جماعتوں سے رہے۔ اس غرض کو مدنظر رکھتے ہوئے ضلع جھنگ کی تمام احمدی جماعتوں سے التماس ہے کہ وہ ماہ جون کے آخر تک اپنے اپنے پتہ سے اطلاع فرما دیں کہ بہ آسانی سے خط و کتابت کی جا سکے۔ اسکے علاوہ جو احمدی دوست ضلع بھر میں انفرادی طور پر رہتے ہیں وہ بھی اپنے اپنے پتوں سے اس پتہ پر آگاہ فرما دیں۔ چوہدری عبدالغنی بی اے سیکرٹری جماعت احمدیہ لگھیانہ ضلع جھنگ۔

روزنامہ الفضل

۱۸ جون ۱۹۴۸ء

مخالف عناصر

پاکستان نہ صرف اس وجہ سے کہ یہ ایک نوزائیدہ ملک ہے۔ اور اس کے اندرونی معاملات فوری توجہ کے محتاج ہیں۔ بلکہ اس وجہ سے بھی کہ اس کی ہمسایہ نوآبادی انڈین یونین اس کے وجود کو دل سے پسند نہیں کرتی اور خواہ وہ بعض مصالح کی بناء پر براہ راست اسکو مٹانے کی کوشش نہ کرے۔ ایسے آثار صاف صاف نظر آرہے ہیں۔ کہ وہ اسکی ہستی کو مخدوش بنانے کے لئے ہر قسم کے حیلے اور تدابیر استعمال کرنے سے گریز نہیں کرتی۔ جو اس کی قدرت میں ہو۔ اور جو بغیر پاکستان سے براہ راست ٹکر لینے کے وہ استعمال کرسکتی ہے۔

اگرچہ ہم دل سے چاہتے ہیں کہ پاکستان اور انڈین یونین میں ایسے دوستی کے دیرپا تعلق قائم ہوجائیں۔ کہ جن سے دونوں نوآبادیوں کو اپنے اندرونی معاملات کی طرف توجہ دینے کا زیادہ سے زیادہ موقعہ ملے۔ لیکن اس طرف سے بالکل آنکھیں بند کرلینا بھی مصلحت اندیشی اور دور اندیشی کے سراسر خلاف ہے۔

اس ضمن میں خان عبدالغفار خان کی جدوجہد خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ تقسیم سے پہلے اس شخص نے مسلم لیگ کا مقابلہ دھڑلے سے کیا تھا۔ یہاں تک کہ صوبہ سرحد کے استصواب رائے کا مسلم لیگ کے حق میں فیصلہ ہونے کے بعد بھی آپ کا بھائی صوبہ کی وزارت پر حکومت کے علی الرغم اڑا رہا۔ اور جب تک حکومت نے سخت اقدام نہ لیا۔ اس وقت تک اپنی ہٹ سے باز نہ آیا۔ بعد ازاں اگرچہ خان عبدالغفار خان نے اس بات کا زبانی اعلان کیا۔ کہ وہ پاکستان کا خیرخواہ ہے۔ مگر عملاً وہ تمام جدوجہد پاکستان کے خلاف کرتا رہا۔ حکومت پاکستان نے گو اس کی جدوجہد میں بظاہر تعرض نہ کیا۔ مگر وہ غور سے اس کی حرکات کی نگرانی کرتی رہی تاآنکہ کشمیر میں انڈین یونین کی عارضی کامیابیوں نے سرحدی گاندھی کے فطری رجحان کو بالکل بے نقاب کردیا ہے اور پیشتر اس کے کہ وہ زیادہ نقصان پہنچاسکتا اب اس کی مخالفانہ جدوجہد کو اسے گرفتار کرکے ختم کردیا ہے۔

ہماری دانست میں حکومت پاکستان نے باوجود اس کے کہ اسے ہر لحظہ اس امر کا ثبوت مل رہا تھا کہ اسنے اپنی اصلاح نہیں کی۔ اگرچہ اس کو ضرورت سے زیادہ اصلاح کا موقعہ دیا گیا۔ جس کو چاہئے اپنی اصلاح کے اپنے تئیں اور بھی زیادہ بگاڑنے میں صرف کیا۔ اس نے نہ صرف اپنے سرخپوشوں کی ازسرنو تنظیم شروع کردی۔ بلکہ ان تمام عناصر کو جو پاکستان کے خلاف تھے اور تقسیم سے پہلے انڈین یونین کے آلۂ کار تھے ایک محاذ پر جمع کرنے کی کوشش کی ایسی صورت میں حکومت پاکستان کا پیمانۂ صبر لبریز نہ ہوتا تو سخت تعجب خیز امر تھا ہمیں امید ہے کہ آپ کی گرفتاری سے بہت سے رازہائے سربستہ کا انکشاف ہوگا جن کا تعلق دشمنان پاکستان کی سازشی کارروائیوں سے ثابت ہوسکے گا۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ سرحدی گاندھی کو صرف قید کرکے یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ اس معاملہ میں جو کچھ اس نے ملک وقوم کی حفاظتی کارروائیوں کے متعلق اقدام لینا تھا لے چکی ہے۔ اور اب ہر طرف سے اطمینان ہوگیا ہے۔ بلکہ اب جبکہ ایک ٹھوس رشتہ اس کے ہاتھ میں آگیا ہے۔ اس کا اہم ترین اور فوری فرض یہ ہے۔ کہ ان تمام عناصر کی پڑتال کرے۔ جو چند دن سے خان عبدالغفار خان کے گرد جمع ہورہے تھے۔ اور جہاں جہاں اسکو دخنے نظر آئیں۔ ان کو سختی کے ساتھ بند کرنے کی کوشش کرے۔ کوئی جمہوری سے جمہوری حکومت بھی کسی حالت میں یہ برداشت نہیں کرسکتی۔ کہ ملک میں ایسے عناصر پرورش پانے کے لئے کھلے چھوڑ دیئے جائیں۔ جو ملک میں دشمن کے لئے کام کررہے ہوں۔

کسی ملک کے باشندوں میں باہمی اصولی اختلاف بالکل جداگانہ نوعیت رکھتا ہے۔ ایسی صورت میں مختلف فریق ملک کے ثابت شدہ وفادار اور خیرخواہ ہوتے ہیں۔ اسلامی تاریخ میں اس کی نمایاں مثال ہمیں حضرت معاویہؓ کے اس جواب میں ملتی ہے۔ جو آپ نے عیسائی حکمران کو دیا تھا جب موخرالذکر نے آپ کو بمقابلہ حضرت علی کرم وجہہ کے خلاف چڑھائی کرنے کے لئے اکسانے کی کوشش کی تھی آپ نے کیا اچھا جواب دیا تھا۔ کہ اگر کسی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف بری آنکھ سے دیکھا تو پہلا سپاہی جو آپ کی طرف سے مقابل میں آئے گا۔ وہ میں ہونگا"۔ بےشک حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت معاویہؓ میں باہمی اختلافات تھے۔ مگر وہ ایسے اختلافات تھے۔ جو دو بھائیوں میں ہوتے ہیں۔ خواہ کتنے بھی سخت کیوں نہ ہوں۔ لیکن ان اختلافات کے باوجود جب ایک بیرونی ملک کے حکمران نے ان اختلافات کا ناجائز فائدہ اٹھانا چاہا تو آپ نے ایسا جواب دیا۔ کہ وہ منہ دیکھتا رہ گیا۔ اگر کسی ملک کے دو فریقوں میں ایسے اختلافات ہوں۔ تو وہ برداشت کئے جاتے ہیں۔ کیونکہ خواہ کوئی فریق عروج پر پہونچے۔ وہ ملک وقوم کا خیرخواہ ہی ہوگا۔ لیکن جب کوئی ایک جماعت یا جماعتیں یا کوئی واحد فرد ملک کو دشمن کے پاس پہنچنے کے لئے جتھہ بندی کرے۔ تو ایسی جماعت یا جماعتوں کو پنپنے دینا ایک طرح سے ملک وقوم کے ساتھ سخت غداری ہے۔ اور حکومت کا فرض ہے کہ ایسی جماعت یا جماعتوں کا فوراً قلع قمع کردے۔

پاکستان میں ایسی جماعتوں یا افراد کا وجود راز آشکارا کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور خواہ وہ کتنے ہی رنگ کے جامے بدل بدل کر آئیں۔ انہیں ان کے انداز قد سے پہچاننا مشکل نہیں ہے۔ لیکن اس امر میں احتیاط کی سخت ضرورت ہے۔ کیونکہ بعض ایسے لوگ بھی ان جماعتوں میں شامل ہیں۔ جو اصل حقیقت سے بالکل مطلع نہیں ہیں۔ ان کو مذہبی یا سیاسی نعروں سے مسحور کیا ہوا ہے۔ وہ حقیقت میں پاکستان کے خیرخواہ ہیں۔ لیکن لسان اور طلاقت بیان لیڈروں نے ان کو فریب دے رکھا ہے۔

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اطلاع

از مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب

کوئٹہ ۱۳ جون ۱۹۴۸ء سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کل دن میں تو اچھی رہی لیکن شام کے وقت آدھے سر میں درد کے باعث ناساز ہوگئی۔ آج صبح بھی سر کے دوسری جانب درد کی شکایت تھی۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

سیدہ ام ناصر احمد۔ سیدہ ام وسیم احمد اور عزیزہ امۃ الباسط کی طبیعت تا حال ناساز ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

اجنبی زبان

مسٹر شیام بہاری لال صاحب نے اخبار اسٹیٹسمین میں ایک مکتوب میں ہندی زبان کے متعلق اعداد و شمار سے ثابت کیا ہے۔ کہ ہندی جس میں سنسکرت کے الفاظ کی ملاوٹ زیادہ سے زیادہ کی جارہی ہے۔ ہندوؤں میں بہت کم بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ آپ نے بتایا ہے کہ ۱۹۳۵ء میں یو۔پی میں جہاں سمجھا جاتا ہے۔ کہ ہندی سب سے زیادہ بولی جاتی ہے۔ میٹریکولیشن کے امتحان میں ۵ لاکھ امیدواروں میں سے صرف چار ہزار نے ہندی میں جواب لکھنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا تھا۔ اور باوجود انتہائی کوششوں کے ۱۹۴۷ء میں ۲۲ ہزار امیدواروں میں سے صرف دس ہزار نے اور اب ۱۹۴۸ء میں ۴۸ ہزار میں سے ۳۰ ہزار نے ہندی میں امتحان دیا۔ یو۔پی میں مسلمانوں کی آبادی صرف ۱۲ فیصدی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اردو صرف مسلمانوں کی زبان نہیں ہے۔

پھر آپ نے بتایا ہے۔ کہ ہندوستان کے ۲۵ کروڑ ہندوؤں میں سے ۱۶ کروڑ ۷۰ لاکھ ہندو ایسے ہیں۔ جو سنسکرتی ہندی سے نابلد ہیں ان میں ۴½ کروڑ مسلمانوں کو شامل کیا جائے۔ تو ایک کروڑ ۲۰ لاکھ ہندی آبادی سنسکرتی ہندی نہیں جانتی۔

آپ نے لکھا ہے کہ تلسی۔ جیسی۔ سورداس۔ میرابائی اور دوسرے ہندی شعراء سنسکرتی ہندی نہیں لکھتے تھے۔ بلکہ ان کی زبان یا تو برج بھاشا تھی یا اودھی۔ سنسکرتی ہندی حال کی ایجاد ہے۔ اور صرف رجعت پسند لوگ اس کے حامی ہیں۔ سلیس ہندی اور سلیس اردو میں کوئی فرق نہیں۔ صرف رسم الخط کا فرق ہے۔ شمالی راجپوتانہ۔ دہلی۔ یوپی۔ سی پی اور بہار میں جو عام بولی استعمال ہوتی ہے۔ اس میں سنسکرت شدہ فارسی۔ انگریزی۔ پرتگالی عربی اور برج بھاشا کے الفاظ شامل ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پہلے اردو کو ریختی یا کھڑی بولی کہا جاتا تھا۔ سنسکرتی ہندی یوپی اور سی پی کے سوا چند تعلیم یافتہ لوگوں کے شمالی ہندوستان اور ہندوستان کے دوسرے علاقوں میں اجنبی زبان ہے۔

آپ نے کہا ہے کہ مہاتما گاندھی اور پنڈت نہرو کی یہی رائے ہے۔ کہ زیادہ وسیع زبانیں انگریزی کی طرح وہ ہیں جو ہر سال ہزاروں اجنبی الفاظ قبول کرسکتی ہیں۔ تمام زندہ اور جدید زبانوں میں سادگی اور اجنبی الفاظ قبول کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ لیکن ہندی شدھ کرنے کے لئے گھڑی کی سوئی پیچھے کو گھما رہی ہے اور تار۔ مینائی۔ جہاز۔ آزادی وغیرہ سیدھے لفظ کی جگہ غیر مانوس الفاظ داخل کررہی ہے جنکا سمجھنا نہایت مشکل ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

از محمد قاسم صاحب بنگالی متعلم مدرسہ احمدیہ احمد نگر

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام عبد اللہ کنیت ابوبکر اور لقب صدیق تھا ماں کا نام ام رومان تھا۔ حضرت عائشہ باپ کی طرف سے قریشیہ تیمیہ اور ماں کی طرف سے کنانیہ ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور ام المومنین حضرت عائشہ کا نسب ساتویں آٹھویں پشت پر جا کر مل جاتا ہے۔ اور ماں کی طرف سے گیارھویں بارہویں پشت میں کنانہ پر جا کر ملتا ہے۔

ولادت

ام رومان کا پہلا نکاح عبد اللہ آزدی سے ہوا تھا۔ عبد اللہ کے انتقال کے بعد حضرت ابوبکرؓ کے عقد میں آئیں۔ ان سے حضرت ابوبکر کے دو بچے ہوئے عبدالرحمن اور عائشہ حضرت عائشہ نبوت کے پانچویں سال کے آخر میں پیدا ہوئیں۔ یعنی مطابق جولائی ۶۱۴ء میں، حضرت عائشہ کو وائل کی بیوی نے دودھ پلایا تھا۔ آپ لڑکپن میں کھیل کود کی بہت شائق تھیں، محلہ کی تمام لڑکیاں ان کے پاس جمع ہو جاتیں۔ اور وہ اکثر ان کے ساتھ کھیلا کرتیں لیکن اس لڑکپن اور کھیل کود میں بھی رسول اللہ کا ادب ہر وقت ملحوظ رہتا۔ ان کو دو کھیلوں سے زیادہ دلچسپی تھی۔ گڑیاں کھیلنا اور جھولا جھولنا۔

ایک دفعہ حضرت عائشہؓ گڑیاں کھیل رہی تھیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پہونچ گئے۔ گڑیوں میں ایک گھوڑا بھی تھا۔ جس کے دو پر لگے ہوئے تھے۔ حضور نے فرمایا عائشہ یہ کیا ہے؟ جواب دیا کہ گھوڑا آپ نے فرمایا کہ گھوڑوں کے تو پر نہیں ہوتے۔ انہوں نے برجستہ کہا کیوں؟ حضرت سلیمان کے گھوڑوں کے تو پر تھے۔ اس واقعہ سے حضرت عائشہ کی فطری حاضر جوابی، مذہبی تخیل، ذکاوت ذہن اور سرعت فہم کا اندازہ ہوتا ہے۔

آپ لڑکپن کی ایک ایک بات یاد رکھتی تھیں، ان کی روایت کرتی تھیں۔ اور ان سے احکام مستنبط کرتی تھیں۔ ہجرت کے وقت ان کی عمر آٹھ سال کی تھی۔ لیکن اس کم سنی اور کم عمری میں ہوشمندی اور عقلمندی قوت حافظہ کا یہ حال تھا۔ کہ ہجرت نبوی کے تمام واقعات بلکہ تمام جزوی باتیں ان کو یاد تھیں۔ ان سے بڑھ کر کسی صحابی نے ہجرت کے واقعات کا زیادہ مسلسل بیان محفوظ نہیں رکھا۔

احادیث میں آتا ہے کہ نکاح سے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ ریشم کے کپڑے میں لپیٹ کر آپ کے سامنے کوئی چیز پیش کر رہا ہے۔ آپنے پوچھا کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ یہ تمہاری بیوی ہے۔ آپ نے کھول کر دیکھا تو حضرت عائشہ تھیں (صحیح بخاری مناقبہ عائشہ)

عطیہ حضرت عائشہ کے نکاح کا واقعہ اس سادگی سے بیان کرتی ہیں۔ کہ حضرت عائشہؓ لڑکیوں کے ساتھ کھیل رہی تھیں۔ ان کی دایا آئی اور انکو لے گئی۔ حضرت ابوبکرؓ نے آکر نکاح پڑھا دیا۔

مسلمان لڑکیوں کی شادی صرف اس قدر اہتمام چاہتی ہے۔ لیکن آج ایک مسلمان لڑکی کی شادی مشرکانہ مصارف اور مشرکانہ مراسم کا مجموعہ ہے۔ لیکن کیا خود سرور عالم کی یہ مقدس تقریب اس کی عملی تکذیب نہیں؟ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ جب میرا نکاح ہوا۔ تو مجھ کو خبر نہ ہوئی۔ جب میری والدہ نے باہر نکلنے میں روک شروع کی، تب میں سمجھی کہ میرا نکاح ہو گیا۔

حضرت عائشہ کی رخصتی صحیح روایتوں کی بنا پر دن کے وقت شوال ۱ھ میں ہوئی اور اس سے تین سال پہلے آپکا نکاح ہو چکا تھا۔

تعلیم و تربیت

حضرت ابوبکر تمام قریش میں علم و شعر کے ماہر تھے۔ شعراء قریش کے جواب میں زبان دان اسلام جو چوٹی کے شعر کہتے تھے۔ کفار کو یقین آتا تھا۔ کہ وہ حضرت صدیق کی اصلاح اور استشاؤ کے بغیر لکھے گئے ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے اس باپ کی آغوش میں تربیت پائی تھی۔ اس لئے علم انساب کی واقفیت اور شاعری کا ذوق خاندانی ترکہ تھا۔ حضرت عائشہ کی تعلیم و تربیت کا اصلی زمانہ رخصتی کے بعد سے شروع ہوتا ہے۔ اسی زمانے میں پڑھنا سیکھا۔ قرآن دیکھ کر پڑھتی تھیں ایک روایت میں ہے۔ کہ لکھنا نہیں جانتی تھیں بہرحال لکھنا پڑھنا تو انسان کی ظاہری تعلیم ہے۔ حقیقی تعلیم و تربیت کا معیار اس سے بدرجہا بلند ہے۔ انسانیت کی تکمیل۔ اخلاق کا تزکیہ۔ ضروریات دین سے واقفیت۔ اسرار شریعت کی آگاہی۔ کلام الٰہی کی معرفت احکام نبوی کا علم بھی اعلےٰ تعلیم ہے۔ اور حضرت عائشہ اس تعلیم سے کامل طور پر بہرہ اندوز تھیں۔ علوم دینیہ کے علاوہ تاریخ ادب اور طب میں بھی انکو مہارت حاصل تھی۔ تاریخ و ادب کی تعلیم تو خود والد بزرگوار سے لی ہوگی۔ گاہے گاہے اطراف ملک سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیماری کے دنوں میں آیا کرتے تھے۔ اطباء عرب جو دوائیں بتایا کرتے تھے وہ آپ یاد کر لیا کرتی تھیں علوم دینیہ کی تعلیم کا کوئی وقت مخصوص نہ تھا۔ معلم شریعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شب و روز کی صحبت میسر تھی۔ تعلیم و ارشاد کی مجلسیں روزانہ مسجد نبوی میں منعقد ہوتی تھیں۔ جو حجرہ عائشہ سے بالکل ملحق تھی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر بھی لوگوں کو جو درس دیتے تھے۔ آپ اس میں بھی شریک رہتی تھیں۔ اگر کبھی کوئی بات سمجھ میں نہ آتی۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب گھر میں تشریف لاتے۔ تو دوبارہ ان سے پوچھ کر تشفی کر لیتیں۔ اس کے علاوہ حضور نے عورتوں کی درخواست پر ہفتہ میں ایک خاص دن انکی تعلیم و تلقین کے لئے متعین فرما دیا تھا۔

جہاد

جہاد اسلام کا ایک فرض ہے۔ حضرت عائشہ کا خیال تھا۔ کہ جس طرح دیگر فرائض میں زن و مرد کی تمیز نہیں۔ یہ فرض بھی عورتوں پر واجب ہوگا ایک دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ سوال پیش کیا۔ حضور نے فرمایا کہ عورتوں کے لئے حج ہی جہاد ہے۔

نکاح

نکاح میں رضامندی شرط ہے۔ لیکن کنواری لڑکیاں اپنے موہنہ سے آپ تو رضامندی ظاہر نہیں کر سکتی۔ اس لئے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ نکاح میں عورت سے اجازت لےلینی چاہیئے فرمایا ہاں۔ عرض کی کہ وہ تو شرم سے چپ رہتی ہیں۔ ارشاد ہوا کہ خاموشی ہی اجازت ہے۔ اسی طرح حضرت عائشہ کے بیسیوں سوالات اور مباحث احادیث میں مذکور ہیں۔ جو درحقیقت ان کے روزانہ تعلیم کے مختلف اسباق ہیں۔ ان موقعوں پر بھی جہاں بظاہر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی برہمی اور آزردگی کا اندیشہ ہو سکتا تھا۔ وہ سوال و بحث سے باز نہ آتی تھیں اور حضور بھی اسکو برا نہ مانتے تھے۔ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی بات سے آزردہ ہو کر یہ عہد فرمایا تھا۔ کہ ایک مہینہ تک ازواج مطہرات کے پاس نہ جائینگے۔ چنانچہ انتیس دن تک آپ ایک بالاخانہ پر تشریف فرما رہے۔ اتفاق سے مہینہ انتیس کا تھا۔ آپ تیسویں کو بالاخانہ سے اتر کر حضرت عائشہؓ کے پاس گئے۔ یہ ایسا موقعہ تھا جس کی خوشی میں حضرت عائشہؓ کو

اللہ تعالیٰ کی خلافت

حکمت ہے تری بے نور ابھی موسےٰ ہے ترا بے طور ابھی
اللہ کی خلافت کے ناداں۔ تو کیا جانے دستور ابھی
اے اُس کے تسلط کے طالب کیا اُس سے تعارف ہے تجھکو؟
تو حق سے تعارف کر اپنا ہے باطل تو معذور ابھی
در بند ہے اس کی رحمت کا پھر اس کی حکومت کیا معنی؟
نعرہ کے سوا یہ کچھ بھی نہیں دنیا ہے تجھے منظور ابھی
ساقی کی نگاہوں سے پہلے کچھ اپنا تعلق پیدا کر
خالی بھی اگر ہو جام ترا ہو سکتا ہے بھرپور ابھی
دجلہ و فرات کو دیکھ کے کیوں للچا جاتا ہے جی تیرا
چل خضر سکندر طینت چل ہے چشمۂ حیواں دور ابھی
تدبیر اک ہاتھ میں چاند بھی ہو اک ہاتھ میں سورج ہو بھی تو کیا!
جب روح پہ دانشمندوں کی چھائی ہے گھٹا گھنگھور ابھی

سب کچھ بھول جانا چاہیے تھا۔ اور اس واقعہ پر نکتہ چینی کرنا بظاہر آپکو دوبارہ آزردہ کرنا تھا۔ لیکن مزاج شناس نبوت ان سب پر خود نفس شریعت کو کتنی مقدم سمجھتی تھی۔ عرض کی یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تھا۔ کہ ایک ماہ تک ہمارے حجروں میں نہ آئیں گے۔ آپ ایک دن پہلے کیونکر تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا عائشہ مہینہ انتیس ۲۹ دن کا بھی ہوتا ہے (صحیح بخاری صفحہ ۳۳۵)

ایک دفعہ نماز تہجد کے بعد بغیر وتر پڑھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سونا چاہا۔ حضرت عائشہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ وتر پڑھے بغیر سوتے ہیں۔ حضور نے ارشاد فرمایا۔ عائشہ میری آنکھیں سوتی ہیں۔ لیکن میرا دل نہیں سوتا۔ (صحیح بخاری) بظاہر حضرت عائشہ کا یہ سوال گستاخی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اگر وہ یہ جرأت نہ کرتیں۔ تو امت محمدیہ نبوت کی حقیقت سے آج ناآشنا رہتی

ان سوالات ومباحث کے علاوہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خود بھی حضرت عائشہ کی ایک ایک حرکت کی نگرانی کرتے۔ اور جہاں لغزش نظر آتی۔ ہدایت و تعلیم فرماتے۔ چنانچہ ایک دفعہ کسی نے حضرت عائشہ کی کوئی چیز چرائی۔ زنانہ رسم کے مطابق انہوں نے اس کو بددعا دی ارشاد ہوا عائشہ بددعا دے کر اپنا ثواب اور اس کا گناہ کم نہ کرو۔

ایک بار وہ سفر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک اونٹ پر سوار تھیں اونٹ کچھ تیز چلنے لگا۔ عام عورتوں کی طرح ان کی زبان سے بھی فقرہ لعنت نکل گیا۔ آپ نے حکم دیا کہ اونٹ کو واپس کر دو ملعون چیز ہمارے ساتھ نہیں رہ سکتی۔ یہ گویا تعلیم تھی کہ جانوروں تک کو برا نہیں کہنا چاہیئے

ایک دفعہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی عورت کا حال بیان کر رہی تھیں۔ اثنائے گفتگو میں بولیں کہ وہ پست قد ہے آپ نے فوراً ٹوکا کہ عائشہ یہ بھی غیبت ہے۔

ایک دفعہ کسی سائل نے سوال کیا۔ حضرت عائشہ نے [illegible] لونڈی کو ذرا سی چیز لے کر دینے چلی۔ حضور نے فرمایا عائشہ گن گن کر نہ دیا کرو۔ ورنہ خدا تم کو بھی گن گن کر دیا کرے گا"

ایکدفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا مانگی۔ خداوندا! مجھے مسکین زندہ رکھ۔ اور حالت مسکینی ہی میں موت دے اور مسکینوں ہی کے ساتھ قیامت میں اٹھا۔ حضرت عائشہ نے عرض کی یا رسول اللہ یہ کیوں۔ فرمایا: مسکین دولت مندوں سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے۔ اے عائشہ کسی مسکین کو خالی ہاتھ واپس نہ کرو۔ گو چھوہارے کا ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔ مسکینوں سے محبت رکھو اور ان کو اپنے پاس جگہ دیا کرو۔ ان مختلف اخلاقی نصائح کے علاوہ نماز، دعا۔ اور دینیات کی اکثر باتیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان کو سکھایا کرتے تھے۔ وہ نہایت شوق سے ان کو سیکھا کرتی تھیں اور ہر ایک حکم کی شدت کے ساتھ پابندی کرتی تھیں۔

خانہ داری حضرت عائشہ جس گھر میں آئی تھیں وہ کوئی بلند اور عالیشان عمارت نہ تھی۔ مسجد نبوی کی شرقی جانب ایک چھوٹا سا حجرہ تھا۔ اس کا ایک دروازہ مسجد کے اندر مغرب رخ اس طرح واقعہ تھا کہ گویا مسجد نبوی اس کا صحن بن گئی تھی۔ اور یہی حجرہ حضرت عائشہ کا مسکن تھا۔

حجرہ کی وسعت چھ سات ہاتھ سے زیادہ نہ تھی۔ دیواریں مٹی کی تھیں۔ اور کھجور کی پتیوں اور ٹہنیوں سے سقف تھا۔ اوپر سے کمبل ڈال دیا گیا تھا۔ کہ بارش کی زد سے محفوظ رہے بلندی اتنی تھی کہ آدمی کھڑا ہوتا تو ہاتھ چھت تک پہنچ جاتا۔ دروازہ ایک پٹ کا تھا۔ لیکن وہ عمر بھر کبھی بند نہیں ہوا۔ پردہ کے طور پر ایک کمبل پڑا رہتا تھا۔

گھر کی کل کائنات ایک چارپائی۔ ایک چٹائی ایک بستر ایک تکیہ آٹا اور کھجور رکھنے کے ایک دو مٹکے۔ پانی کا ایک برتن اور پانی پینے کے ایک پیالہ سے زیادہ نہ تھی (صحیح بخاری مختلف جگہوں پر مختلف حدیثوں میں درج ہے)

گھر کے کاروبار کے لئے بہت زیادہ اہتمام اور انتظام کی ضرورت نہ تھی۔ کھانا پکنے کی بہت کم نوبت پہنچتی تھی۔ خود حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ کبھی تین دن متصل ایسے نہیں گذرے کہ خاندان نبوت نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا ہو۔ (صحیح بخاری)

گھر میں مہینہ مہینہ بھر آگ نہیں جلتی تھی۔ چھوہارے اور پانی پر گذارہ تھا۔ جس دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔ اس دن حضرت عائشہ رضہ کے گھر میں ایک دن کے گذارے کا سامان بھی نہ تھا (ترمذی صفحہ ۴۱۷)

اعلان اضافہ حصہ آمد

مکرمی جناب مولوی بشیرالدین صاحب واقف زندگی نے اپنا حصہ آمد ۱/۹ کے اضافہ کرتے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء
(سکرٹری بہشتی مقبرہ)

ہماری تبلیغی جدوجہد

رپورٹ از جنوری ۱۹۴۸ء تا مئی ۱۹۴۸ء

عرصہ زیر رپورٹ میں پاکستان اور ہندوستان میں ۵۶۱ افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ ان نومبائعین میں سے مبلغین سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ کے ذریعہ ۱۸۳ اور احباب جماعت ہائے احمدیہ کی تبلیغ کے ذریعہ ۲۰۳ احمدی ہوئے باقی ۱۷۵ نومبائعین خود اپنی تحقیق کی بناء پر احمدی ہوئے۔ مبلغین اور احباب جماعت ہائے احمدیہ جن کے ذریعہ بیعتیں ہوئیں کے نام درج ذیل ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔
(انچارج بیعت)

تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت
جنوری ۱۹۴۸ء	
گیانی واحد حسین صاحب مبلغ راہوالی	
ضلع گوجرانوالہ	۲
قاضی عبدالرحمٰن صاحب دوالمیال	۱
میاں عبدالرحیم صاحب سکرٹری دھنور	
گورسیاں ریاست جموں	۱
جناب علی محمد صاحب واقف زندگی	۱
اکونٹنٹ دی سندھ جننگ اینڈ پریسنگ	
فیکٹری کنری سندھ۔	
چوہدری محمد شجاعت علی صاحب انسپکٹر	
بیت المال	۲
مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ بہار	۱
مولوی میر ولی صاحب مبلغ بالاکوٹ	
صوبہ سرحد	۵
جناب مولوی عبداللطیف صاحب	
معلم الواقفین	۱
جناب مولوی غلام رسول صاحب	
مبلغ ہڑپارہ	۵
حکیم محمد سعید صاحب مبلغ سری نگر	۱
مولوی عبدالرحیم صاحب مبلغ پونچھ	۱
اسرار محمد صاحب سکرٹری جماعت	
احمدیہ سکا یو۔پی	۱
مولوی عبدالواحد صاحب میرٹھ	۱
مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبلغ	
داتہ ضلع ہزارہ	۱
محمد سلیم صاحب صدیقی ہیڈ ٹانکی	
ضلع گوجرانوالہ	۱
مستری حیات محمد صاحب سکنہ ڈیرہ والا	
ضلع سیالکوٹ	۱
قریشی عبداللطیف صاحب مبلغ	
اکالگڑھ ضلع گوجرانوالہ	۱
مستری غلام رسول صاحب ادرحمہ	
ضلع سرگودھا	۱
مرزا کبیر صاحب اکبری آبادی لکھنؤ	۱
چوہدری عطاء اللہ صاحب مبلغ پنڈی	
بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ	۷
حکیم محمد فیروزالدین صاحب انسپکٹر	
بیت المال	۹
عبدالرشید صاحب سیالکوٹی ملازم دفتر محاسب	۱

تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت
جناب محمد الدین صاحب امیر جماعت	
احمدیہ تتال ضلع گجرات	۱
مولوی عبدالواحد خان صاحب مبلغ لودھراں	۱
جناب ڈاکٹر محمد احمد صاحب چک ۲	۶
حافظ ابوذر صاحب مبلغ روڑہ	
ضلع سرگودھا	۱
جناب چوہدری رحیم بخش صاحب	
پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چونڈا	۱۷
جناب فیروزالدین صاحب کالرہ	
دیوان سنگھ ضلع گجرات	۱
نائک محمد یوسف صاحب لاہور	
چھاؤنی	۱
فروری	
چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے	۹
سید تنہاب شاہ صاحب مبلغ	
کوٹ مومن۔ سرگودھا	۲
سردار محمد صاحب طبیب ڈگری سندھ	۱
جناب ثناء اللہ خاں صاحب چک ۱۲۷	
بہلولپور ضلع لائلپور	۱
جناب احمد رشید صاحب مبلغ	
ٹراونکور اسٹیٹ	۱
مولوی حسن محمد صاحب مبلغ	
بھرتھانوالہ ضلع سیالکوٹ	۱
جناب عبدالوحید صاحب پریذیڈنٹ	
جماعت شونگی میمن سنگھ بنگال	۲
جناب چوہدری غلام حیدر صاحب	
کوٹ احمدیاں سندھ	۱
جناب مولوی عبدالمالک صاحب مبلغ	
حیدرآباد دکن۔	۱
جناب محمد نجم صاحب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز	۲

مکتوب شرق الاردن

دیارِ محبوب میں بسنے والے بزرگان و دیگر برادرانِ جماعت کی خدمت میں

(از مکرم رشید احمد صاحب چغتائی مبلغ اسلام از عمان)

احباب کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

غالباً احباب جماعت بذریعہ الفضل یہ خبر پڑھ چکے ہونگے کہ یہ خاکسار شرق الاردن میں ایک نئے احمدیہ مشن کے قیام کے لئے مرکزی دار التبلیغ بلاد عربیہ (حیفا) سے مکرمی ومحترمی چوہدری محمد شریف صاحب انچارج مشن کی طرف سے بھیجا گیا ہے اس سلسلہ میں کامیابی کیلئے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام و دیگر بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت احمدیہ سے دُعا کے لئے بڑے الحاح سے درخواست کرتے ہوئے عرض کرتا ہوں کہ

مملکت شرق الاردن (جس کے دار السلطنت "عمان" سے یہ چٹھی تحریر کر رہا ہوں) کی زمین اور اس پر بسنے والے سب کے سب اس زمانہ کے مصلح اعظم حضرت مسیح موعود و امام مہدی علیہ السلام کو غلبۂ اسلام کے لئے مبعوث کرنے والے خداوند تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہیں اور یہاں کی سعید روحوں کو حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل کرنے کی پوری کوشش کرنا بہر حال ہمارا ہی فرض ہے تاکہ قیامت کے دن ہم اس وجہ سے شرمسار اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے اس وجہ سے رسوا نہ ہوں کہ ہم نے آپ پر ایمان لانے کا شرف حاصل کر کے پھر دُنیا کے ہر حصہ میں بسنے والے لوگوں تک یہ آواز نہ پہنچائی تاکہ وہ بھی رحمت خداوندی میں شامل ہو سکتے۔

سو آپ سب افرادِ جماعت کی طرف سے اس عظیم الشان بہت بڑا اور اہم ذمہ داری کی ادائیگی کیلئے بطور نمائندہ یہ ناچیز خادم موجودہ وقت میں سب سے پہلا احمدیہ مشن یہاں بھی قائم کرنے اور ایمان کی منادی کیلئے بھیجا گیا ہے۔

ایک نئے ملک میں کام کرنے کیلئے جو ابتدائی مشکلات ہوتی ہیں وہ تو تقریباً ہر جگہ ہی ایک جیسی ہوتی ہیں۔ مگر یہاں ان کے علاوہ بھی فسادات فلسطین کی وجہ سے بعض مزید پریشان کن مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑ رہا ہے۔

سو احباب کرام یہ ایک ایسی زمین ہے جہاں اس وقت سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات کے میرا کوئی بھی دوست یا مددگار نہیں۔ میں اپنے سب احمدی بھائیوں اور بہنوں سے عرض کرتا ہوں کہ مجھے ایسی حالت میں مذکورہ بالا اہم ذمہ واری کی ادائیگی میں ہاتھ بٹانے کیلئے آپ کی دُعاؤں کی ازحد ضرورت ہے۔

اس وقت تمام طاقتوں کے ذریعہ دا[illegible] تبلیغ میں مفید نتائج پیدا ہو سکیں سلسلہ تعلقات بڑھا رہا ہوں اور اپنی طرف سے ہر موقعہ ہر مجلس میں تبلیغ کا اہم فریضہ ادا کرنے میں مصروف ہوں۔ تاہم ہماری حقیر کوششیں تب ہی بار آور ہو سکتی ہیں کہ دیارِ محبوب میں بسنے والے بزرگوں کی مقبول دُعائیں فضل خداوندی کو ہماری نصرت کیلئے جذب کر کے ہماری مدد کریں۔

سو آپ سے عرض کرتا ہوں کہ للہ درد دل سے دُعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس نئے مشن کے افتتاح میں بہت برکت ڈال دے اور جہاں اپنے فضل وکرم سے لوگوں کے قلوب کو اپنے فرشتوں کے ذریعہ کھول دے۔ اور ان کے دلوں کی زمین کو تیار کر دے تاکہ وہ چشمۂ مسیح موعود علیہ السلام سے ایمان کے آب حیات سے سیراب کر کے اُن میں شجر احمدیت کو مضبوط کر سکیں وہاں مجھ ناچیز کو اس مقصد کے حصول میں بہترین ذرائع اور طریق کار کی طرف رہنمائی فرما دے اور مجھ کو خود ہی اپنی آوزار بنا کر کام لے لے۔ اور اپنی جناب سے ہی بے غیر معمولی توفیق عطا فرما دے کہ اہل شرق الاردن میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی منادی کر دوں۔ اور یہ کہ ہر سعید روح کو جلد سے جلد احمدیت میں شامل ہو کر مسیح موعودؑ کے جھنڈے تلے آنے کی سعادت نصیب کرے۔ اور یہاں فوج در فوج لوگ احمدیت میں داخل ہوں اور بہت سی نئی مخلص احمدی جماعتیں قائم فرما دے آمین ثم آمین۔

بالآخر گذارش ہے کہ میں رسمی طور پر دُعا کیلئے عرض نہیں کر رہا۔ بلکہ دُور سمندر سے احباب کرام تک بذریعہ الفضل یہ درخواست لیکر پہنچنا ہی اسکی ضرورت کا احساس پیدا کرنے کے لئے کافی دلیل ہو سکتا ہے۔ بہر حال میں پھر ایک دفعہ اپنے بزرگوں اور بھائیوں سے یہ التجا کرتا ہوں کہ مجھے آپ کی دعاؤں کی ازحد ضرورت ہے کیونکہ آپ کی پاکیزہ دعائیں ہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل ورحم کو جذب کر کے لوگوں کے دلوں کو احمدیت کے قبول کرنے کیلئے مائل کر سکتی ہیں۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ کی دعاؤں کی مدد سے اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں کو اپنی رحمت سے جلد ثمر آور بنا دیگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ۔ آمین ثم آمین

دیناً یہ خط ختم کرنے سے پہلے دور سمندر پار سے پھر ایک دفعہ آپ کا یہ بھائی آپکی خدمت میں محبت بھرا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ عرض کرتا ہے۔

طالب دعا۔ خاکسار رشید احمد چغتائی عفی اللہ عنہ، مجاہد تحریک جدید از عمان (شرق الاردن)

تعلیم الاسلام ہائی چنیوٹ میں اپنے بچے بھجوائیے

بہت سے احباب نے ہمیں لکھا ہے کہ ان کی مالی حالت تو اجازت نہیں دیتی تھی کہ وہ بچوں کے اخراجات برداشت کر سکیں۔ مگر چونکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ "تکلیف اُٹھا کر بھی بچوں کی تعلیم کو جاری رکھو اور ان کو تعلیم الاسلام ہائی سکول میں داخل کراؤ" اسلئے ہم بچوں کو بھیج رہے ہیں ایک صاحب نے لکھا ہے کہ "گو ہمارے گھر کے پاس سکول ہیں مگر میں اپنے بچے کو حضرت مسیح موعودؑ کے قائم کردہ سکول میں ہی تعلیم دلواؤنگا"

احباب کو چاہیئے وہ اس نیک نمونہ کی تقلید کریں۔ اور اپنے بچوں کو تعلیم کیلئے چنیوٹ بھیجیں احباب کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ جب حضرت مسیح موعود نے اس سکول کی بنیاد رکھی تھی اس وقت بھی دُنیا میں بہت سکول موجود تھے مگر باوجود ان کی موجودگی کے اس سکول کو خاص اغراض کے ماتحت جاری کیا گیا قادیان میں ہمارے پاس قریباً ۱۰۰۰ لڑکے تھے اب حضور کی یہ خواہش ہے کہ احباب اس کثرت سے اپنے بچوں کو تعلیم الاسلام ہائی سکول میں داخل کروائیں۔ کہ یہ تعداد پوری ہو جائے اور پھر ۱۸۰۰ طلبا ہماری تربیت میں آجائیں ان بچوں کا ہماری تربیت میں نہ آنا۔ ایک قومی نقصان ہے یہی وجہ ہے کہ حضور نے کئی دفعہ احباب کو توجہ دلائی ہے کہ وہ بچوں کو تکلیف اُٹھا کر بھی تعلیم دلوائیں۔

احباب کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ قربانی نام اسی کا ہے کہ سکول انکے پاس موجود ہوں۔ مگر پھر بھی وہ بچوں کو حضور کے منشار کے مطابق تعلیم الاسلام ہائی سکول میں داخل کروائیں۔

چونکہ ہمارے پاس حصہ پرائمری میں دُور دراز سے آئے ہوئے لڑکے بھی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اسلئے کوئی وجہ نہیں کہ احباب پنجم سے دہم تک کے طلباء کو یہاں نہ بھیج سکیں خصوصاً لائلپور۔ جھنگ۔ شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ اور سرگودھا کی جماعتوں کو خاص توجہ کرنی چاہیئے اور اُن کو سمجھنا چاہیئے کہ یہ سکول بھی اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے جو ان کے قریب آکر جاری ہوئی ہے۔ ہو سکتا تھا کہ یہ سکول اُن سے کہیں دُور جاکر جاری ہوتا۔ پس ان اضلاع کی جماعتوں کو اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنے بچوں کو فوراً یہاں بھیجنا چاہیئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب احباب کو اپنے بچے بھیجنے کی توفیق عطا فرمائے اس طرح وہ اپنے پیارے امام کی منشا کو بھی پورا کر سکینگے۔ اور انکے اپنے بچے انشاء اللہ مخلص احمدی بھی بن جائینگے۔

(عبد الرحمٰن سپرنٹنڈنٹ)

اعلان

(از مکرم جناب مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان)

ذیل کے احباب کی خدمت میں بعض درویشوں کے تعلق میں میں نے خطوط لکھے تھے لیکن ان کی طرف سے باوجود لمبا عرصہ گذرنے کے کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ براہ کرم وہ اس طرف توجہ فرمائیں اگر خطوط نہ پہنچے ہوں تو بھی مطلع فرماویں

(۱) سیکرٹری صاحب جماعت احمدیہ پریم کوٹ

(۲) چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت احمدیہ منٹگمری

(۳) بابو نذیر احمد صاحب سیکرٹری " "

(۴) مولوی نور الدین صاحب نزگڑی

چوہدری عزیز احمد صاحب سب جج

امیر جماعت احمدیہ سرگودہا کو الوداعی پارٹی

چوہدری عزیز احمد صاحب سب جج سرگودہا میں تعینات رہ کر جماعت احمدیہ کی امارت کے فرائض بھی ایک عرصہ تک سرانجام دیتے رہے ہیں اب چونکہ اُن کا تبادلہ گوجرخاں ضلع راولپنڈی میں ہوگیا۔ اسلئے احباب جماعت سرگودہا نے چوہدری صاحب ممدوح کو الوداعی پارٹی دینے کیلئے یکم ماہ جون ۱۹۴۸ء بعد از نماز عصر مسجد انجمن احمدیہ سرگودہا میں انتظام کیا۔

اس موقعہ پر بابو غلام رسول صاحب پوسٹل کلرک نائب امیر جماعت سرگودہا نے ایک مختصر تقریر میں چوہدری صاحب کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے جماعت کے جذبات محبت و اخلاص کی ترجمانی کی۔ چونکہ بابو صاحب ممدوح بحیثیت نائب امیر اُن کے معاون اور شریک کار رہے تھے اسلئے ضمناً انہوں نے چوہدری صاحب کے بعض خاص اوصاف کا بھی جو وقتاً فوقتاً اُن سے ظہور میں آتے رہے ذکر کیا مثلاً یہ کہ چوہدری صاحب نے گذشتہ انقلاب کے زمانہ میں احباب جماعت کو سرگودہا میں آباد کرنے اور بیرونی گاردوں کیلئے ذریعہ معاش مہیا کرنے اور بے تکلفی اور خوش خلقی سے پیش آنے کا اعلیٰ نمونہ دکھلایا۔ اور بغرض فرقہ وارانہ فساد کے دنوں میں *

* حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق بلا تمیز مذہب وملت اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر بعض غیر مسلموں کی جان اور مال کی حفاظت فرمائی۔ جسمیں اللہ تعالیٰ نے خاص اپنے فضل وکرم سے انکو محفوظ رکھا غرضیکہ چوہدری صاحب اپنے اسی قسم کے اوصاف کیوجہ سے نہ صرف اپنوں کی نظر میں بلکہ اغیار اور حکام کی نگاہ میں بھی ایک نہایت دیانتدار اور سچے اور منصف اور دلیر افسر خیال کئے جاتے رہے ہیں اسکے بعد مکرم چوہدری صاحب نے احباب سے خواہش کی وہ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے فی الحقیقت اسی قسم کے اوصاف کا مصداق بنا دے۔ خاکسار محمد عبد اللہ (بوتالوی)

تکلیف معاف

اپنا خریداری نمبر رسیدٹ پر سے ملاحظہ فرما کر ذیل کے نمبروں پر ایک نظر فرمائیں۔ اگر آپ کا نمبر ملاحظہ سے گذرے۔ تو اس کے معنے یہ ہیں کہ ادارہ الفضل آپ کی خدمت میں یہ گذارش کر رہا ہے۔ کہ آپ کا چندہ ختم ہے جس کی وصولی کے لئے آپ کی خدمت میں وی پی حاضر ہونے کو ہے۔ اسے وصول فرما کر ادارہ کو ممنون فرمائیں:۔

نوٹ:۔ نمبرات ترتیب وار ہیں۔ تاکہ پڑتال میں آسانی رہے۔ (خادم جنرل منیجر الفضل)

ع ۱	ع ۲	ع ۳	ع ۱	ع ۲	ع ۳
۱۰۴	۳۸۹۰	۸۲۴۲	۱۰۷۴	۶۷۳۶	۹۸۳۰
۶۱	۴۱۲۳	۸۳۱۹	۱۱۶۵	۶۷۴۵	۹۹۲۳
۱۳۱	۴۱۴۷	۸۴۱۲	۱۳۲۶	۶۹۴۰	۹۹۴۷
۱۶۱	۴۴۱۶	۸۴۷۶	۱۷۰۹	۷۱۵۰	۹۹۵۴
۲۱۴	۴۴۲۰	۸۷۲۰	۱۸۱۷	۷۱۸۵	۹۹۶۴
۲۶۷	۴۸۰۰	۸۷۶۱	۲۰۴۵	۷۲۱۴	۹۹۹۶
۲۷۵	۴۸۲۹	۸۸۳۴	۲۰۸۵	۷۲۴۰	۱۰۰۴۲
۳۲۹	۵۰۸۴	۸۹۷۵	۲۱۷۴	۷۶۲۹	۱۰۰۹۷
۳۶۲	۵۲۱۴	۹۲۲۶	۲۵۵۶	۷۶۵۵	۱۰۰۹۹
۳۷۷	۵۳۰۶	۹۳۰۹	۲۶۶۱	۷۹۴۲	۱۰۱۰۷
۴۰۷	۵۳۲۹	۹۳۱۹	۲۷۵۵	۷۹۶۲	۱۰۱۷۷
۴۷۰	۵۳۵۲	۹۳۸۹	۲۸۷۱	۷۹۶۹	۱۰۱۹۳
۴۸۲	۵۸۴۹	۹۵۵۴	۳۴۱۶	۸۰۴۹	۱۰۲۷۴
۴۸۷	۵۸۶۵	۹۵۹۸	۳۶۸۳	۸۲۲۰	۱۰۲۹۶
۷۹۳	۶۶۷۹	۹۶۵۵	۳۸۴۴	۸۲۲۹	۱۰۵۹۱
۸۷۰	۶۷۰۰	۹۷۹۲			۱۰۷۴۱

پتہ مطلوب ہے

میرے دو نسبتی بھائی ابراہیم و رفیق احمد راجپوت موضع جھیل متصل پٹیالہ ریاست پٹیالہ کے باشندے تھے ان کا کوئی پتہ نہیں ملتا بہت کوشش کی ہے میسمیان مذکور کا اگر کسی دوست کو پتہ معلوم ہو تو مجھے اطلاع بخشیں۔ اگر وہ خود پڑھیں تو مجھے اس پتہ پر اطلاع دیں مشکور ہوں گا۔ پتہ یہ ہے۔

حافظ نواب علی۔ رسول نگر۔ ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ۔ تحصیل وزیر آباد براستہ اکال گڑھ

۲۔ ڈاکٹر سردار علی ولد شیخ عبد الغنی تحصیلدار مرحوم بٹالہ کو دہلی سے گئے ہوئے ہیں۔ دس مہینے کا عرصہ ہو گیا ہے ان کی خیریت آج تک معلوم نہ ہو سکی البتہ یہ معلوم ہوا تھا کہ وہ قادیان گئے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو شیخ ڈاکٹر سردار علی کا کچھ پتہ معلوم ہو تو مجھ کو ان کے پتہ سے فوراً مطلع فرمائیں۔

مقبول الٰہی معرفت انجینئر آفس میونسپل کمیٹی دہلی

۳۔ میرا چچا زاد بھائی میاں عبد المجید ولد حکیم محمد صالح سیالکوٹی احمدی سانگلہ ہل میں اس کی سابقہ سکونت تھی۔ اور ملٹری میں ہیڈ کلرکی کا کام کرتا تھا۔ اگست ۱۹۴۷ء سے لاپتہ ہے۔ وہ جہاں بھی ہو مندرجہ ذیل پتہ پر اپنی خیریت لکھے۔

مولوی محمد سعید سیال ہیڈ قاضی محلہ ہمایوں چنیوٹ۔ ضلع جھنگ مغربی پاکستان

۴۔ میری خالہ مسمات امۃ الرحیم جو کہ کبھی استانی بھی تھی۔ لاہور رتن باغ تو پہنچ گئی تھی۔ بعد میں مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم اے کے گھر رہی۔ مگر پھر کہاں چلی گئی۔ اگر کسی کو ان کا علم ہو تو مجھے ان کے پتہ سے اطلاع دیں۔ یا وہ خود پڑھ لیں تو مجھے اپنی خیریت سے اطلاع دیں

(محمد ذکاء اللہ بیتو کی ضلع لاہور)

درخواستہائے دعا

مولوی فاضل کا امتحان آج ۱۵ رجون سے شروع ہو گیا ہے۔ ہم جامعہ احمدیہ کی طرف سے ۱۹ طلبہ امتحان دے رہے ہیں۔ سب کی کامیابی کے لئے احباب دعا فرمائیں ۲۔ بندہ کی اہلیہ کئی دن سے بیمار ہے بڑے علاج کروانے کے باوجود بھی کوئی افاقہ نظر نہیں آتا۔ جماعت کے دوستوں کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ محمد ابراہیم فائق مبلغ سلسلہ سمجھڑیال

۳۔ ایف۔ ایس۔ سی۔ طلبا کا امتحان ۸ رجون سے شروع ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے احمدی طلباء کو اعلیٰ نمبروں میں کامیاب فرمائے۔

دعا گو خاکسار محمد منیر ایف۔ ایس۔ سی سٹوڈنٹ راولپنڈی

ایک ضروری اعلان

کوئٹہ میں جو دوست مجھے خطوط و رسائل ارسال فرماتے ہیں۔ چونکہ انہیں میرا صحیح ایڈریس معلوم نہیں۔ اس لئے وہ غلط پتہ پر خط لکھ دیتے ہیں۔ یا بعض اور دوستوں کی معرفت خط ارسال کرتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ یا تو خطوط مجھے ملتے نہیں یا بہت دیر کے بعد پہنچتے ہیں دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ میرا ایڈریس صرف اتنا کافی ہے۔ مہتہ عبد القادر قادیانی پوسٹ بکس نمبر ۳ کوئٹہ

ایک کانگرسی ہندو کی پاکستان میں واپسی

کیمبل پور ۱۶ جون حضرو کے مشہور کانگریسی لالہ بال مکند مشرقی پنجاب چلے جانے کے بعد واپس اپنے وطن آگئے ہیں۔ اور پاکستان کے وفادار شہری کی حیثیت سے پاکستان میں رہائش اختیار کرنا چاہتے ہیں آپ کو کیمبل پور کے ضلع مجسٹریٹ نے ایک بندوق اور ایک رائفل رکھنے کا اجازت نامہ دیدیا ہے ان کی جائیداد انہیں واپس دے دی گئی۔

معدنی نمک کی درآمد ممنوع

سرینگر ۱۷ جون ۔ کشمیر میں عبداللہ حکومت کی طرف سے ضروری اشیاء کے آرڈیننس کی رو سے ریاست میں معدنی نمک کی درآمد کو ممنوع قرار دیدیا گیا ہے۔

— پشاور شہر اور چھاؤنی کی حدود میں ہتھیار لیکر چلنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

پاکستان کی خارجہ سروس کی تشکیل ہنوز زیر غور ہے

کراچی ۱۷ جون پاکستان کی وزارت خارجہ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ پاکستان کی خارجہ سروس کی تشکیل ہنوز حکومت پاکستان کے زیر غور ہے اور آخری فیصلہ کرنے میں کچھ وقت لگے گا اس سروس کے لئے بھرتی پاکستان پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ کی جائے گی۔ جو حسب ضرورت اشتہاروں کے ذریعہ درخواستیں طلب کریگا۔ جن میں امیدواروں کی مطلوبہ صفات اور ان شرائط و تنخواہ کے سکیل کا ذکر ہوگا۔ جن پر بھرتی کی جائے گی۔ اس امر کے پیش نظر جو لوگ ملازمت کے خواہاں امیدوار آنریبل وزیر خارجہ کو خطوط بھیجتے رہتے ہیں یا ملاقات کے طالب ہوتے ہیں اس سے انہیں کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ آئندہ وزیر موصوف یا دفتر خارجہ کے کسی افسر کے نام جو درخواستیں یا عرضیاں موصول ہونگی۔ ان پر غور نہ کیا جائے گا

فرانس میں ہڑتالیوں کا فوج سے تصادم

پیرس ۱۷ جون کلرمنٹ فرانڈ کے صنعتی قصبہ میں آج فوجی دستوں اور پولیس کا ہڑتالیوں سے تصادم ہو گیا۔ یہ تصادم باقاعدہ لڑائی کی صورت اختیار کر گیا۔ ۷ فوجی زخمی ہوئے کہا جاتا ہے کہ ان ہڑتالیوں میں سے جن کا سرگوگش موٹر ٹائر فیکٹری میں حکام سے تصادم ہو گیا تھا۔ ۲ ہڑتالیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔

سرحد کی طرف سے اعراب فلسطین کی امداد

پشاور ۱۷ جون ۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ صوبہ سرحد کے وزیر اعظم خان عبدالقیوم خاں نے گورنر جنرل قائداعظم محمد علی جناح کو اعراب فلسطین کی امداد کے سلسلہ میں ۱۵ ہزار روپے کا چک روانہ کیا ہے۔ صوبہ سرحد میں جلد ہی ایک صوبائی فلسطینی امداد کی کمیٹی ترتیب دی جائے گی۔ تاکہ اعراب کے لئے مزید چندہ اکٹھا کیا جا سکے۔

مغربی ممالک اور امریکہ میں معاہدہ کی گفت وشنید نہیں ہو رہی

نیویارک ۱۷ جون ۔ امریکہ کے امور خارجہ کے دفاتر کے افسران نے بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ برطانیہ اور یورپ کے مغربی ممالک کے ساتھ کسی امدادی معاہدہ کے سلسلہ میں گفت وشنید نہیں ہو رہی ہے۔

شاہ عبداللہ کے ذاتی خرچ پر گرجا کی تعمیر کا حکم

بیت المقدس ۱۷ جون ۔ شاہ عبداللہ نے مقدس گرجا کی مرمت کرنے کا حکم صادر کیا ہے یہ گرجا حال ہی میں یہودیوں کی گولہ باری سے ٹوٹ گیا تھا۔ یہ مرمت شاہ عبداللہ کے ذاتی خرچ پر ہوگی مسیحی لیڈر شاہ عبداللہ کے اس حکم کو بڑی پرتحسین و آفرین نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔

محمد بن قاسم کی فتح کی یادگار قائم کی جائیگی

لاہور ۱۷ جون ۔ سرائے قاسم بیلہ میں محمد بن قاسم کی اس تاریخی فتح کی یادگار قائم کیجائیگی جس کی بنا پر سندھ اور ملتان میں اسلامی حکومت قائم ہوئی تھی۔ اس غرض کے لئے فنڈ مہیا کرنے کی خاطر ایک سب ضمنی کمیٹی کی تشکیل کی گئی ہے

"زمیندار" کا داخلہ یوپی میں بند کر دیا گیا

لکھنو ۱۷ جون حکومت یو۔پی نے صوبہ کی حدود کے اندر روزنامہ "زمیندار" کا داخلہ بند کر دیا ہے اس سے قبل حکومت یو۔پی نے "نوائے وقت" اور لاہور کے ایک ہفتہ وار "نوائے پاکستان" کے داخلہ پر پابندی عائد کر چکی ہے۔

صوبہ سرحد میں مزید سرخ پوش کارکنوں کی گرفتاریاں

پشاور ۱۷ جون ۔ خان عبدالعزیز خاں آف صوابی اور خاں یعقوب خان ایم۔ایل۔اے آف بنوں کل گرفتار کر لئے گئے۔ یہ گرفتاریاں سرخپوش لیڈر خان عبدالغفار خاں کی گرفتاری کے بعد عمل میں لائی گئی ہیں

حکومت سرحد اور قبائلی علاقہ میں اظہار مسرت

پشاور ۱۷ جون سردار شاہ ولی خان افغان سفیر متعینہ پاکستان نے حال ہی میں جو یہ اعلان کیا تھا کہ افغانستان، پاکستان کے خلاف اپنے مطالبہ سے دستبردار ہو گیا ہے صوبہ سرحد اور آزاد قبائلی علاقہ میں اس کا پرتپاک خیر مقدم کیا جا رہا ہے اور اس بات پر انتہائی مسرت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ ... کہ افغانستان نے اب پاکستانی افغانی سرحد کے علاقہ کا مطالبہ جو پاکستان گورنمنٹ سے کیا تھا افغان گورنمنٹ اس سے دستبردار ہو گئی ہے خان فدا محمد خاں سابق صدر پشاور سٹی مسلم لیگ نے افغانستان کے اس اقدام کو خیر سگالی اور دوستی سے تعبیر کیا ہے اور یہ امید ظاہر کی ہے کہ افغانستان کا اعلان دستبرداری دونوں ملکوں کے دوستانہ تعلقات کو ترقی دینے کا باعث ہوگا۔

ریلوں کے متعلق بین المستعمراتی کانفرنس

کراچی ۱۷ جون ریلوے ڈویژن حکومت پاکستان اور نارتھ ویسٹرن ریلوے کے نمائندوں اور ریلوے بورڈ انڈیا اور ایسٹ پنجاب ریلوے کے نمائندوں کی ایک کانفرنس ۱۶ جون ۱۹۴۸ء کو لاہور میں منعقد ہوگی۔ اسمیں حسب ذیل مسائل پر غور کیا جائیگا مغلپورہ کے ورکشاپ میں ایسٹ پنجاب ریلوے کی ریل کے ڈبوں کی مرمت کا مسئلہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے جو ریل کے ڈبے ہندوستان میں ہیں۔ اور ایسٹ پنجاب ریلوے کے جو ریل کے ڈبے نارتھ ویسٹرن ریلوے پر ہیں۔ انکے مبادلے کے انتظامات۔

— سلامتی کونسل کے مصالحتی کمیشن نے انڈونیشیا اور ہالینڈ کے قضیہ کا فیصلہ کرانے کیلئے اپنی تجاویز کا اعلان کر دیا ہے۔

چودھری محمد حسن مغربی پنجاب کے وزیر نہ بن سکیں گے

لاہور ۱۷ جون معلوم ہوا ہے کہ پچھلے بجٹ سیشن میں مغربی پنجاب اسمبلی کی طرف سے پاس کئے گئے "نااہلیتوں کے دور کرنے والے بل" کو گورنر جنرل پاکستان کی منظوری حاصل نہیں ہو سکی۔ اس بل کا مقصد مشرقی پنجاب کے ان ممبران اسمبلی کے مغربی پنجاب اسمبلی میں لئے جانے کو آئینی طور پر جائز قرار دینا تھا جنہوں نے کسی نفع مند (باتنخواہ) سرکاری عہدہ کو قبول کر لیا ہو۔ گورنر جنرل کی اس کارروائی سے دو ممبران اسمبلی پر زد پڑتی ہے ایک چودھری محمد حسن اور دوسرے راؤ خورشید جنہوں نے کہ مشرقی پنجاب میں بالترتیب چیف لائیزن آفیسر کے عہدے قبول کر لئے تھے اس طرح چودھری محمد حسن کے وزیر بننے کا امکان نہیں رہا۔

مسٹر ڈی ولیرا بمبئی کو

نئی دہلی ۱۷ جون معلوم ہوا ہے کہ سابق وزیر اعظم آئرلینڈ مسٹر ڈی ولیرا آج صبح بذریعہ طیارہ بمبئی روانہ ہو گئے جہاں سے وہ ایک امریکی طیارہ پر اپنے وطن روانہ ہونگے۔

پاکستان کے لئے کھانڈ

کراچی ۱۷ جون حکومت پاکستان نے ۰۰۰۰ ٹن کیوبا کی شکر خریدی ہے جو کیوبا سے ۳۰ جون ۱۹۴۸ء کو بذریعہ جہاز روانہ کر دی جائیگی۔

سر الہ بخش ٹوانہ کا انتقال

لاہور ۱۷ جون آج سرگودھا میں نواب سر الہ بخش ٹوانہ کی موت واقع ہو گئی آپ کافی عرصہ سے بیمار تھے آپ متحدہ پنجاب کے سابق یونینسٹ وزیر اعظم سر خضر حیات خاں ٹوانہ کے چچا تھے۔ سر الہ بخش ٹوانہ متعدد سال تک پنجاب اسمبلی کے رکن رہ چکے ہیں۔

قائداعظم اسٹیٹ بنک کا افتتاح کرینگے

کراچی ۱۷ جون ۔ قائداعظم محمد علی جناح یکم جولائی کو پاکستان کے اسٹیٹ بنک کا افتتاح کرینگے اسٹیٹ بنک پاکستان کی کرنسی اور ایکسچینج کنٹرول کا انتظام کریگا۔ وہ حکومت اور دوسرے بنکوں کے بنکنگ کا کام انجام دے گا۔ اس کی شاخیں کراچی لاہور اور ڈھاکہ میں ہونگی آج بنک کے گورنر مسٹر زاہد حسین نے بنکنگ میں تربیت دینے کے لئے امیدواروں کا انتخاب کیا۔

پاکستان اسٹیٹ بنک کا ایجنٹ

کراچی ۱۷ جون عام اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امپیریل بنک آف انڈیا یکم جولائی ۱۹۴۸ء سے ایک سال تک پاکستان اسٹیٹ بنک کے ایجنٹ کے فرائض انجام دیگا اور پاکستان کی مرکزی اور صوبائی حکومتوں کی طرف سے بنکنگ کا کاروبار اپنی اصولوں پر کرے گا۔ جو ریزرو بنک آف انڈیا کے ساتھ اس کی ایجنسی کے معاہدے میں درج ہیں